RECAP:

ایاک نعبد و ایاک نستعین میں گفتگو

ضمنی گفتگو: غیر خدا کو سجدہ

شیعوں پر بھتان: ائمہ کو سجدہ کرتے ہیں، تربت امام حسین (علیہ السلام) کو سجدہ کرتے ہیں

غیر خدا کو سجدہ جائز: نہیں۔ دو آیتیں بیان ہوئیں جو دلالت کرتی ہیں کہ سجدہ خدا کے لئے مخصوص ہے:

روایات جو دلالت کرتی ہیں کہ سجدہ خدا کے لئے مخصوص ہے:

1) وسائل الشّیعہ: باب 'عدم جواز سجود لغیر اللہ' (غیر خدا کو سجدہ جائز نہیں ہے)۸۲۵۰ نمبر کی حدیث

شخص: میں اس اونت کو کیا آپ کو سجدہ کرواوں کہ ہم زیادہ سزاوار ہیں کہ آپ کو سجدہ کریں۔

رسول (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم): نہیں بلکہ اللہ کو سجدہ کرو، اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ کسی کو بھی سجدہ کرو تو میں عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شہر کو سجدہ کرو۔

نوٹ: آغا خوئی نے کہا ہے کہ اس سے ملتی جلتی روایت صحیح السند ہے۔ اگر ایسا ہے تو اس سے استفادہ ہوتا ہے کہ اگرچہ انبیاء یا ائمہ ہون غیر خدا کو سجدہ جائز نہیں

تربت حسینی پر سجدہ کس عنوان سے ہے

تربت حسینی پر سجدہ اس عنوان سے ہے کہ:

- **وہ خدا کی زمین کا ایک جزو ہے کہ جسے مسجد (سجدے کی جگہ) قرار دیا ہے۔**

اهل سنّت کی روایت:

سنن بیھقی: باب تیمم : نبی (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) سے منقول: زمین کو خدا نے میرے لئے جائے سجدہ قرار دیا ہے۔

نوٹ: قالین، مصلّیٰ وغیرہ زمین میں نہیں آتی بلکہ وہ جو مٹّی، پتھر، خاک، ڈھیلے وغیرہ سے مرکّب ہو۔

- **اور اس عنوان سے ہے کہ اس کی اهمیت بہت ہے کہ جہاں رسول (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے لخت جگر نے راہ خدا میں قربانی دی اور اسلام کے احیاء کے خاطر**

سیدالشھداءؑ کی تربت کی عظمت اهل سنت کے نزدیک:

سیدالشھداءؑ کی تربت کی عظمت ہے۔ اهل سنت کے بھی نزدیک۔

1) اهل سنت کی کتاب کتاب طبرانی ۔ حاکم طبرانی:

جناب ام سلمہ س: رسول (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) ایک رات آرام کر رہے تھے کہ بیدار ہوئے، آپ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے ہاتھ میں ایک سرخ تربت تھی، آپ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) اسے الٹ پھلٹ رہے تھے

جناب ام سلمہ: یہ کیا تربت ہے؟

رسول ص: جبرئیل نے مجھے خبر دی کہ حسین (علیہ السلام) کو ارض عراق پر قتل کیا جائے گا ۔ میں نے کہا: مجھے وہ تربت بتاؤ۔ یہ وہ تربت ہے۔

2) راوی: میں رسول (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے پاس داخل ہوا ایک روز۔

تو میں نے دیکھا کہ نبی (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) گریا فرما رہے ہیں ، میں نے کہا: کیا کسی نے آپ کو غضبناک کردیا ہے: رسول (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم): میرے نزدیک جبرئیل کھڑے ہوئے ہیں مجھ سے کہتے ہیں کہ حسین (علیہ السلام) کو نہر فرات کے نزدیک قتل کیا جائے گا۔ میں نے کہا: کیا ممکن ہے کی میں تربت امام حسینؑ کو سونگھوں؟

جبرئیلؑ نے ہاتھوں کو سامنے پیش کیا اور مٹّی کی ایک مقدار عطا کی، اور میری آنکھوں سے بے اختیار حسین (علیہ السلام) کے غم میں آنسو بہنے لگے۔

استافادات:۔ حسین (علیہ السلام) پر گریا کرنا سنتِ رسول (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) ہے،

۔تربت امام حسین (علیہ السلام) کی فضیلت۔

آغا خوئی: اگر روایات نہ بھی ہوتیں تو بھی کافی تھا کہ راہ خدا میں اس طرح جان کو قربان کیا پس مسلمان کے لئے سزاوار ہے کہ ایسی تربت پر سجدہ کرے جو رمز یا اشارہ ہے امام حسین (علیہ السلام) کی راہ خدا میں قربانی کا۔

ضمنی بحث: حضرت آدم کو سجدے کے حکم کی justification:

علماء کے مختلف جوابات یا وجوھات:

1) سجدہ یہاں خضوع کے معنوں میں ہے،

اور یہ وہ سجدہ نہیں جسے ہم سجدہ کہتے ہیں ۔

ردّ: آغا خوئی اسے درست نہیں سمجھتے: کیونکہ:

- اگر کوئی قطعی دلیل نہ ہو تو حجت ظاھری معنیٰ ہے اور یہ توجیہ ظاھری لفظ کے برخلاف ہے
- کسی کہ خدا کو سجدہ کرنے کو شیطان برداشت نہیں کر سکتا اور روایات دلالت کرتی ہیں کہ جب ملائکہ نے سجدہ کیا تو گریہ کیا شیطان نے یہاں بھی۔
- متعدّد روایات موجود ہیں جن مین ایمّہ سے پوچھا گیا اس سجدے کہ بارے میں اور انھوں نے اس کی توجیہ کی مثلا: خدا کا تقرب کرنا چاہتے تے۔

اگر سجدہ واقعی نہ ہوتا تو امام توجیہ نہ کرتے

2) حضرت آدم کو قبلہ بنا کر خدا کو سجدہ کیا۔

جیسے خانہ کعبہ کی طرف رخ کر کہ خدا کو سجدہ کرتے ہیں

یعنی: 'سجدت الی القبلہ کرتے ہین نہ کہ سجدت لاالقبلہ':

ردّ: آغا خوئی: یہ بھی ظاہر روایت اور آیت کہ برخلاف ہے:

- آیت: ءَاَسجُدُ لِمَن خَلَقتَ طِینًا: یعنی سجدہ کروں اس کو کہ جس کو تو نے مٹی سے خلق کیا'

نہیں کہا: ءَاَسجُدُ الیٰ من۔

آیت کا ظھور ہے کہ حکم خدا: خود آدم کو سجدہ کرنے کا تھا نہ کہ بعنوان قبلہ

- روایت: رسول (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم): کما تقربت الملائکہ بسجود لآدم الیٰ اللہ

ادھر بھی لِ نہ کہ الیٰ

3) آدم کو ہی سجدہ لیکن خدا کہ امر سے

غیر خدا کو سجدہ اگر حکم خدا ہو تو در حقیقت یہ اطاعت و عبادت خدا ہے اگرچہ اس کا ظاھر ہے کہ مخلوق کے سامنے جھکا جا رہا ہے۔ پس در حقیقت خدا کو سجدہ ہو رہا ہے

ملاحظہ: آغا خوئی نے دوسرے جواب کو جس بنا پر رد کیا کہ ظاھر روایات ہے کہ سجدہ آدم کو ہے نہ کہ خدا کو، اس ہی کو یہاں قبول کر لیا۔۔۔یعنی آغا کے تیسرے جواب میں ان پر اپنا ہی اعتراض ہوگا کہ یہ توجیہ بھی خلافِ ظاہر ہے۔

در حقیقت دوسرے جواب (بعنوان قبلہ) اور اس جواب کا تقریبا ایک ہی نتیجہ ہے۔

پہلا جواب غلط ہے:

یہودی نے امام علی (علیہ السلام) سے سوال کیا: خدا حکم دیتا ہے حضرت آدم کو سجدہ کروتو آپ کے عقیدے کے مطابق رسول (صلیاللہ علیہ و آلہ) زیادہ سزاوار تھے اس سجدے کے

امام علی (علیہ السلام) :یہ سجدہ اطاعت کے عنوان سے نہیں تھا ملائکہ آدم کو در مقابل خدا نہیں پرستش کر رہے تھے۔ بلکہ مقصد فرشتوں کو اعتراف کروانا تھا کہ حضرت آدم افضل ہیں تم سے ۔تکبر ختم کرنے کے لئے اور خدا کی رحمت کی خاطر۔

خدا نے رسول (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کو اس سے بالاتر فضیلت عطا کی وہ یہ کہ: رسول (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) پر خود خدا درود بھیج رہا ہے ملائکہ کہ ساتھ (انّ اللہ و ملائکہ--) (جبکہ حضرت آدم پر رحمت واسطے کے ساتھ نازل کی)

وجوھاتِ سجدہ:۔حضرت آدم پر خدا کی رحمت، ملائکہ کو بتانا کہ حضرت آدم افضل ہیں

روایت: بصائر الدرجات (شاید)۔ جواب ۳

ایک زندیق امام صادق (علیہ السلام) سے: کیا سجدہ غیراللہ کو صحیح ہے؟ امام:نہیں۔زندیق: کیسے ملائکہ کو خدا نے حکم دیا حضرت آدم کو سجدے کا؟

امام ع: جو اللہ کے حکم سے سجدہ کرتا ہے وہ در حقیقت خدا کو ہی سجدہ کرتا ہے۔پس یہ سجدہ بھی اللہ کے لئے ہے۔

نوٹ:پس بظاہر قبلہ ہی کہ عنوان سے تھا سجدہ۔۲،۳ جواب دونوں صحیح۔

ایک نقطہ: ہر وہ عمل جس سے خدا کا تقرب حاصل کیا جائے اس کا خدا کہ امر سے ہونا ضروری ہے

ہر عمل جو بغیر حکم خدا ہے بدعت ہے

زیارت و تعظیم کے لئے دلائل عامہ و خاصہ دونوں موجود ہیں

زیارت و تعظیم کے لئے دلائل عامہ و خاصہ :

عام: تعظیم شعائر اللہ، آیہ مودّت

خاص: روایات میں: حدیث ثقلین تمسک و پیروی از اھل بیت ع، ائمہ کا حکم: زیارت و تعظیمِ قبور۔